

کسری کے کنگن



سہولت

حضرت امیر المومنین علیؓ

محمد فیض احمد الیسی رضوی

سہولت اہتمام
رشد الایمان فاؤنڈیشن

کسری کے نگن

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام

کسری کے نگن

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

لورائڈ مرقدہ

ناشر

سیرانی کتب خانہ، محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

0300-6830592

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب کسری کے کنگن

مصنف علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری نور اللہ مرقدہ

کیپوزنگ محمد نوید عطاء اویسی

سن اشاعت دوم رجب المرجب ۱۴۳۲ھ بمطابق جولائی ۲۰۱۱ء

صفحات 16

سعادت اہتمام

رشد الایمان فاؤنڈیشن

ادارہ مظہر القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ خدمت الاسلام

مظہر اسلام لائبریری

جماعت ہلسٹ چک نمبر 464 گب سمندری فیصل آباد

0344-8672550

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعمتہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد ایہ مضمون ”نشان قدرت“ کے عنوان میں بصورت رسالہ شائع ہو چکا ہے اب پھر اسی معجزہ کو دوسرے طریق سے ”کسری کے کنگن“ کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم

المفتقر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بہاولپور پاکستان

مقدمہ

کے کی آبادی سے دور گھائی میں ہونے والے معاہدہ عقبہ کی خبروں چڑھے
 ہی اہل مکہ میں جنگ کی آگ کی طرح پھیل گئی جس شخص نے اس واقعے کی خبر قریش کو
 دی تھی وہ کسی کام سے گھائی میں سفر آیا تھا اس نے تمام باتیں سن لیں تھیں۔ اس نے
 شخص قریش ہی کو ان باتوں سے آگاہ نہیں کیا بلکہ یہی معاہدین کو بھی ترغیب دی کہ
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ساتھ کیسے گئے اس عہد کو توڑ دیں۔ اور پھر قریش میں سے کچھ
 غور رجیوں کی قیام گاہ پر آئے اور انہیں لامتناہی کی غیر مسلم غزرجیوں نے تسلیں لکھا کھا کر
 انہیں یقین دلایا کہ وہ اس معاہدے سے قطعاً بے خبر ہیں۔ مزید تحقیق کے بعد قریش کو
 یقین ہو گیا کہ معاہدے کی خبر درست ہے انہوں نے اہل یثرب کے تعاقب کا ارادہ کیا
 لیکن ان میں صرف حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ آئے اور وہ
 انہیں اذیتیں دینے لگے یہاں تک کہ جبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ نے انہیں اپنی
 پناہ میں لے لیا۔ جبیر حارث سفر شام کے دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا
 کرتے تھے۔ قریش اہل یثرب کے اس معاہدے کی سخت خلاف تھے آقا زہرت
 سے اس معاہدے تک تیرہ برس بیت چکے تھے اور اہل مکہ یہ جان چکے تھے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہا الٹی اور نصرت نہیں حاضر ہے اور اہل حق میں ثابت قدم
 ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے وہ اپنی جان تک کی پروا نہیں کرتے شعیب ابی
 طالب میں دو تین برس کی محصور کی بعد انہیں یقین آ گیا تھا کہ وہ مسلمانوں پر
 غالب آجائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں کی تعداد بھی

بڑھنے نہ پائے لیکن اس معاہدے نے ان کی یہ امید خاک میں ملا کر رکھ دی اب قریش
 کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں مسلمان ہم پر غلبہ نہ پالیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان
 ہمارے بتوں کی خدمت زیادہ بے باکی اور آزادی سے کرنے لگیں وہ سوچ رہے تھے
 کہ اگر اس انقلاب کو جس کے آثار انہیں دکھائی دے رہے تھے ابتداء ہی میں روکا نہ گیا
 تو آگے چل کر انہیں لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

قریش تو اس فکر میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شکست دیں اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین تھا کہ جو راہ خدا نے دکھائی ہے وہ وہن حق کی
 برتری اور وہ فروغ کی راہ ہے پھر حال اس سلسلے میں قریش سے جب بھی مقابلہ ہوگا
 سخت مزین ہوگا۔ اس سے فریقین کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے گا۔ ظاہر تھا کہ اس معرکہ
 میں راست باذن کا غلبہ یقینی تھا۔

معاہدہ عقبہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو عام
 اجازت دیدی کہ وہ خود اچھا چاہیں بھی مناسب سمجھیں مدینہ کی جانب ہجرت کر
 جائیں تاکہ قریش ان کی جانب متوجہ نہ ہوں اور کسی قسم کا ہنگامہ برپا نہ ہو چنانچہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کی تکمیل شروع ہو گئی اور قریش کو
 مسلمانوں کی ہجرت کی خبر مل گئی تھی وہ مسلمانوں کو مدینہ کی راہ سے پکڑ لاتے اور
 اذیتیں دیتے بات اس سے آگے نہ بڑھ پاتی اس لئے کہ وہ خود خائف تھے کہ
 کہیں کہ میں غارتہ جنگی شروع نہ ہو جائے اور پھر وہ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مکہ ہی میں رہیں گے یا مدینہ تشریف لے

جائیں گے ہجرت حبشہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود مکہ ہی میں تشریف فرما رہے تھے غرض آپ کے ارادے کا کسی کو علم نہ تھا۔

ایک دن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کیجئے شاید خدا آپ کے لئے کوئی رفیق سزیدہ کر دے اس کے باوجود قریش کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوقع ہجرت کا اندیشہ ضرور لاحق تھا۔ اوجہ مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا قریش خوف زدہ تھے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو حالات خطرناک صورت اختیار کر لیں گے ممکن تھا کہ اہل مدینہ مکہ پر چڑھائی کریں ان کی راہ تجارت قلع کر دیں یا اہل مکہ کو محصور کر کے بھوکوں بھوکوں مار دیں جس طرح وہ خود مسلمانوں کو محصور کر چکے تھے انہیں یہ اندیشہ بھی تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت سے روکا گیا تو اہل مدینہ اپنے نبی کی مدد کیلئے مکہ پر چڑھ دوڑیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غزوہ بابلہاک کر دیا جائے (قاسم برہن)

قریش اس سلسلے میں اس قدر پریشان تھے کہ کسی ایک راے پر وہ متفق ہی نہ ہوتے تھے۔ آخر مشورے کے بعد دار الندوہ میں ایک اجتماع ہوا اس مجلس میں کسی نے راے دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید یا مشقت کی سزا دی جائے حتیٰ کہ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا

بیانہ لبریز ہو جائے لیکن کسی نے بھی ان سے اتفاق نہ کیا کسی راے دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدر وطن کر دیا جائے لیکن اس تجویز کو یہ کہہ کر روک لیا گیا کہ اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ چلے جائیں گے اور پھر اہل مدینہ کے ساتھ مل کر مکہ پر یلغار کریں گے مگر غریبوں ہی روکد کے بعد یہ طے پایا کہ ہر قبیلہ کا ایک نو جوان جمع ہو کر یکبارگی آپ پر ٹوٹ پڑیں اور آپ کو ہلاک کر دیں۔ (حاکم برہن)

اس طرح آپ کا خون سب کی گردن پر رہے گا نبی عبد مناف جو تمام قبائل سے بیک وقت لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے مجبوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون بہا لینے پر رضامند ہو جائیں گے۔ اور قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افسوس کی زندگی گزار سکیں گے اس راے پر بھی سب ہی نے اتفاق کر لیا اور قریش کو ایک بار پھر امید بندھ گئی ان کے اتحاد کی بنیادیں جو شتر لڑی ہو چکی ہیں از سر نو استوار ہو جائیں گی۔

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کے عزائم کی اطلاع مل گئی اور دار الندوہ میں طے شدہ قتل کے منصوبے کا بھی علم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے لئے دو اونٹ تیار کر رکھے تھے مسلمانوں کی اکثریت مدینہ کو ہجرت کر چکی تھی اور وہ بہت تھوڑے تھے جو کسی نہ کسی مجبوری کے باعث ترک وطن نہ کر سکے تھے اس اثناء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرم حکم وحی کے منتظر تھے آخر وحی نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کی اجازت مل گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے اور حکم الہی سے آگاہ فرمایا اور انہیں بھی رخصت سفر باندھنے کا حکم دیا اس بات میں کوئی شبہ نہ تھا کہ مکہ سے روانگی کے فوراً بعد قریش کا قبضہ ضرور کریں گے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غیر معروف راستے سے سفر کرنے کا ارادہ کیا قریش کے قتل پر مامور نوجوان رات بھر اس ٹوہ میں رہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے نہ جائیں ہجرت کی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ بھی وہ امانتیں ان کے سپرد کیں کہ وہ جن کی ہیں ان کے حوالے کر کے مدینہ آجائیں۔

اس رات قریش ایک سو راخ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر کھواست راحت دیکر کمر مطمئن ہو گئے تھے۔ نصف شب کے قریب آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور پھر ان کی معیت میں غار ثور کا رخ فرمایا اس سمت سفر کا قریش کو گمان نہ تھا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مکہ والوں کی چہ گوئیاں سننے اور رات کو غار ثور میں آکر اطلاع دینے کا حکم دیا۔ تین دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار ثور میں کھنس رہے۔ ادھر جب قریش نے آپ کو مکہ میں نہ پایا تو انہوں نے سوا دس اس شخص کے لئے انعام مقرر کیا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ کے پاس لے آئے اور قریش کے چند لوگ ابوجہل کے ہمراہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت صدیق کا بیان ہے کہ میں ان کے بلانے پر دروازے پر گئی انہوں نے پوچھا تھا تمہارا باپ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہے؟ میں نے کہا علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اس پر ابوجہل نے میری گال پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ میرے کان کی بالی دھن پر گر پڑی اور وہ چلے گئے تیسرے روز جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا کہ قریش کے انتقامی جذبے پر اوس پر گئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عازم مدینہ ہوئے۔ آپ نے تین اونٹ ہمراہ لے کر روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بھی علم ہو گیا کہ کچھ قریشی جو ان کا قبضہ میں ہیں ابھڑا آپ نے ایک غیر معروف راستہ اختیار کیا پوری رات اردن کا کچھ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر جاری رکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقررہ انعام کا بھی پتہ چل چکا تھا اس لئے احتیاط لازمی تھی ظاہر ہے کہ انعام کے لالچ میں لوگ کیا کچھ نہیں کر گزرتے۔ ادھر کسی راہرو نے کہہ میں قریش کو اطلاع دی کہ اس نے راستے میں تین شتر سوارد کیے ہیں کہتے ہیں کہ سراقہ بن مالک بن جشم بھی اس محفل میں موجود تھا اس

خیال سے کہ سوانٹ وہ کیوں نہ اکیلا حاصل کر لے بولا تو نے جن سواروں کو دیکھا ہے وہ تو کسی اور قبیلے کے تھے جو میرے سامنے سے گزرے تھے۔ سراقہ کچھ دیر کھنے کے بعد اپنے گھر واپس لوٹا اور ہتھیار سنبھال کر اور گھوڑے کو آگے بھیج کر چل دیا۔ کچھ دور جا کر گھوڑے پر سوار کی بتائی ہوئی راہ پر سرپٹ ہو گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ کہ میں آنے والے کی ملاقات سب سے پہلے سراقہ سے ہوئی اور اس نے کہا اے بھائی سوانٹ انعام میں لو گے؟ مجھے تو میں اونٹ ہی مل جائیں تو بڑی بات ہے سراقہ نے کہا۔

تو پھر اٹھو بیٹھو اس کے کہ کسی اور کو پتہ چلے میرے ساتھ چلو ہم دونوں مل کر قریش کی شرط پوری کئے دیتے ہیں سوانٹ ہمیں مل جائیں گے جنہیں ہم آپس میں آدھے آدھے اونٹ ہانٹ لیں گے میں یہ بات صرف تنبیہ کو بتا رہا ہوں میں نے راستے میں تین شتر سوار عرب کی طرف جاتے دیکھے میرا خیال ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھی ہیں یہ بڑا اچھا موقع ہے اور دونوں مل کر کوشش کریں۔

سراقہ یہ سن کر دل ہی دل میں بہت خوش ہوا اور سوچنے لگا پتہ تو چل ہی گیا ہے تو کیوں نہ اکیلے ہی سارا انعام حاصل کیا جائے فوراً یوں اڑے دیوانے ہو گئے ہو کیا؟ کہاں کے خواب دیکھ رہے ہو تین دن سے قریش نے اپنی ہی کوشش کر لی ہے ہر راستے کی خاک چھان ماری آخر عاجز ہو کر بیٹھ رہے ہیں بھائی

میرے وہ تو فلاں قبیلے کے جہان تھے جو اپنے گمشدہ جانور تلاش کرنے آئے ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے شاید۔

اچھا لیکن ہے ایسا ہی ہوا اس شخص نے منہ لٹکا تے ہوئے کہا اور کہ میں داخل ہو گیا۔ سراقہ کو یقین کہاں تھا رات سر پر آچکی تھی مگر نیند آنکھوں سے دور تھی رات ہی کو گھوڑے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرفتاری کا ناپاک ارادہ لے کر مدینہ کی جانب سرپٹ چل دیا۔ لیکن دور دور تک اسے کسی شتر سوار کا نشان تک نہ ملا۔ بلا خرچ ہوئی دھوپ اور حدت بڑھنے لگی لیکن سراقہ تھا کہ رکنا نہیں اسی عالم میں دوپہر ہو گئی پیاس سے بے تاب حلق سوکھ کر کاٹا ہوا چار ہا تھا۔ مایوسی بڑھتی تو گھوڑے کی رفتار کم کر دیتا۔ اور جب انعام کے لالچ کا غلبہ ہوتا تو گھوڑے کو پھر سے سرپٹ دوڑانے لگتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں سبتانے اور کھانے کے لئے ایک بڑے سے چتر کی آڑ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سراقہ امید کی تکفیش میں تھا کہ اس کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی اس کی بھوک اور پیاس تھکان اور مایوسی سب دور ہو گئے اور پورے جسم میں جیسے نیا خون دوڑ گیا وہ تیزی سے چتر کی جانب بڑھا۔ رفیق راہ اجرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سراقہ پر نظر پڑی تو آپ پریشان ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن نے ہمیں پالیا ہے۔ ابو بکر غم نہ کرو یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور پھر

۱۔ جد اور رسالت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیے۔

رفیق ہجرت کا بیان ہے کہ اب جو میری نظر پڑی تو دشمن سراقہ کا گھوڑا نہایت تک زمین میں دھنسا ہوا تھا اور سوار کو در زمین پر پڑا ہوا چلا رہا تھا۔ اے محمد میں جانتا ہوں کہ یہ سب آپ کی وجہ سے ہے کہ آئندہ ایسا لالچ نہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کریں کہ مجھے اور میرے گھوڑے کو اس حالت سے نجات مل جائے۔ اے سراقہ اس وقت تمہارے دل کا کیا حال ہوگا جب تمہیں کسریٰ کے نکلن پہنائے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کے حق میں دعا کرتے ہوئے سکا کر فرمایا رسول خدا مدینے کی جانب چل پڑے اور سراقہ واپس مکہ کی جانب چل دیا۔ اس نے تو بڑی بڑی امیدیں باندھی تھیں بڑے بڑے منصوبے باندھے تھے۔ سو اونٹوں کا مالک ہوتا تو فخر کی بات تھی۔ قریش ہی نہیں کرب و جار کے قہائل مجھے دیکھتے اور مبارک وینے آئیں گے۔ میں بھی بڑے لوگوں میں شمار ہوں گا عرب کے شعراء میرے قصیدے پڑھیں گے جن میں میری شجاعت اور دلیری کی داد دیں گے سب سے بڑی اور اونچی بات یہ ہے کہ مجھے ایک عظیم کارنامہ کا شرف حاصل ہوگا مگر اب سراقہ کو اس سوائے بھاگ دوڑ کے کچھ حاصل نہ ہوا وہ خیریت گذری کہ جان بچ گئی ورنہ گھوڑے سمیت خود بھی جھنس گیا ہوتا وہ کہ کی جانب ناکام ہی لوٹ رہا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امان بھی دی تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ مکہ

سے ان کے تلاش میں ہر آنے والے کو غلامت ڈال دے گا۔

معاہدہ چلتے چلتے چمک گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسریٰ کے نکلن پہنانے کا وعدہ کیا ہے بھلا یہ کیونکر اور کیسے ہو سکتا ہے خروان کا اپنا حال تو یہ ہے کہ اپنی قوم کی وجہ سے ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ بے آب و گیاہ میں پتے ہوئے صحراء میں ایک پتھر کی آڑ میں دیکے پیٹھے تھے سوائے ایک کے کوئی اور ساقی یا رومدگار بھی نہ تھا اور پھر تین چار روز سے نہ جانے کس غار میں چھپے پیٹھے تھے کیا یہ غار کسریٰ کے عظیم ملک اور بے پناہ طاقت کو اپنے اندر ضم کر لے گا؟ کیا یہ آب و گیاہ تپتا ہوا مختصر سا صحراء کسریٰ کے وسیع و عریض سرسبز شاداب باغات اس کی غیر محدود احاطہ اور دریاؤں نہروں پر غالب آجائے گا کیا یہ دو مہاجر کسریٰ کے بے پایاں دولت اور اس کی لاکھوں افواج پر غالب آسکیں گے؟

یہ سب کچھ سوچتے سوچتے وہ گردن جھٹک کر پاگلوں کی طرح بے تحاشا تعظیم لگائے لگا اور پھر کچھ دیر کے بعد بڑبڑانے لگا نہیں ہرگز نہیں اگر سارا عرب متحد ہو جائے یہ تمام قبائل یکجا ہو کر بھی کسریٰ کے خلاف جنگ کریں تو اس کا بال بیکا نہیں کر سکیں گے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ سارے عرب بھی ایک محاذ پر جمع نہیں ہو سکتے مفرور قطان کمزور نقاب اور جس زبیا کو بھلا کون یکجا کر سکتا ہے؟ کیا خوب وعدہ کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تو اس قوم سے بھی نہ نیت

کے جس میں پیدا ہوئے اور میرے لئے کسری کے کلنوں کا وعدہ میری کچھ میں تو کچھ بھی نہیں آتا۔ ساری قوم سے لڑائی مول لے کر جی ہے اس طرح مجھے بھی پریشان کر گئے ہیں کسری کا ملک اور کلن تو کیا اس طرح کا خیال بھی ہمارے لئے جنوں سے کم نہیں سراقہ ایک بار پھر پاگلوں کی طرح قہقہہ لگا ہاتھا۔

وقت گزرتا گیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدخ کر لیا سراقہ بھی ایمان لے آیا اور پھر وہ دن بھی آیا کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر ہوئے اور ان کے پردہ کرنے پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہیں سراقہ وہ دشمن رسول نہیں بلکہ وہ اب محاسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہیں دولت ایمان سے مالا مال ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جائداروں میں سے ایک عمر نے ابھی تک وفا کی ہے اور بقید حیات ہیں اس عمر میں انہیں شاید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسری کے کلن والی بات یاد بھی نہ رہی ہو ممکن ہے انہوں نے ان کلنوں کے پہننے کا تصور بھی نہ کیا ہو کہ ایک دن گرمیوں کی ایک تپتی ہوئی دوپہر میں سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر آرام کر رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کا صد دروازے پر آیا۔

سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت قاصد کے ہمراہ رہا خلافت میں پہنچے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ خوشی سے جھٹکا رہا ہے اور وہ اپنے

ہاتھوں میں کچھ لئے بیٹھے ہیں سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ نہ سکا کسی کی عظیم سلطنت فتح ہو چکی ہے۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

سراقہ کیا تمہیں اس غار اور پتھری آڑ میں بیٹھے ہو۔ رسول اللہ کی کلن اور کسری کی بات یاد ہے؟ دیکھو اللہ نے اسلام کو کسری سے ملک پر ملایا عطا فرمایا ہے اور جان لو اور پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے کسری کے کلن پہنا دئے اور فرمایا:

یہ کلن اب تمہارے ہیں اللہ اکبر بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس نے یہ کلن کر مبنی ہرگز کے ہاتھوں سے اتار کر مبنی عدج کے ایک اعرابی سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنا دئے۔ اے سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھو وہی یار دود و گار دود ہوا جس کسری اور قیصر پر غالب آگئے ہیں جن کا دنیا میں کوئی ہمسر نظر نہ آتا تھا اے سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھو آج وہی غار شام و عراق پر غالب آگیا اور وہی صحراء دنیا پر چھا گیا۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد

اویسی رضوی قادری غفرلہ

نیکی کیا ہے؟

- ☆ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ نیکی یہ ہے،
- ☆ کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور فرشتوں پر ایمان لاؤ،
- ☆ اللہ کی نازل کردہ کتاب اور اس کے پیغمبروں کو مانو،
- ☆ اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرو،
- ☆ نماز پڑھو رکعت دو،
- ☆ پاس عہد و پیمان کرو،
- ☆ بحالت مصیبت و مشقت صبر کرو،
- ☆ دورانِ جہاد استقامت و کھاد،
- ☆ یہی لوگ ہیں جو سچے اور پرہیزگار ہیں۔

﴿البقرة ۷۷﴾

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے ان شاء اللہ

مجھے دعوتِ اسلامی پیار ہے

ادارہ مظہر القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ خدمت الاسلام

مظہر اسلام لائبریری

جماعتِ اہلسنت چک نمبر 464 گپ سمہری فیصل آباد

0344-8672550

ناشر
سیرانی کتب خانہ

واٹس ایپ: 030-6830592